مخالف ' باپ مخالف یا بھائی مخالف نہیں بلکہ گدی پسند تھا اور گدی کے لیے کوئی بھی چال 'سیاست کے لحاظ سے غلط نہیں ہوتی" (ص ۔۱) جہاں تک عالمگیر کی وفات کے بعد 'مغلیہ سلطنت کے انتشار اور ابتری کا تعلق ہے 'اس کے اسباب میں 'اس کے جانشینوں کی عیش کوشی 'اقتصادی بدانتظامی 'فوج کی تنظیم نو میں تکنیکی طریقوں سے غفلت شامل تھی۔

مصنف نے اورنگ زیب کی بعض کوتاہیوں کا بھی ذکر کیا ہے 'مگر بحیثیت مجموعی وہ 'اسے "ہندستان کے تین یا چار عظیم بادشاہوں میں سے ایک" سمجھتے ہیں۔ (ص ۵۶) ان کے الفاظ میں: "زمانہ تہذیب سے آج تک ہندستان کی تاریخ میں ایسا کوئی حکمران نظر نہیں آتا 'جس نے اپنی طبیعت اور مزاج کے اعتبار سے معمولی سوالات اور معاملات کو بھی اہم سمجھ کر انھیں دور اندیشی کے ساتھ حل کرنے کی اس طرح کوشش کی ہو 'جیسی کہ اورنگ زیب نے"۔ (ص ۵۷)

زیر نظر مطالعہ 'تاریخ کے ایک بے لاگ مبصر اور ماہر کا ایک متوازن اور غیر جانبدارانہ تجزیہ ہے۔ ایک ایسے دور میں 'جب بھارت میں مسلم مخالف رویے 'اندھے تعصب اور دشمنی کی صورت اختیار کرتے جا رہے ہیں 'ایک ماہر تاریخ کا یہ تجزیہ قابل قدر ہے 'خصوصاً اس لیے بھی کہ تجزیہ نگار 'عقیدے کے لحاظ سے ہندو ہے۔ (ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی)

Islam and Economic Development : محمد عمر چھاپڑا۔
ناشر: انٹرنیشنل انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک تھاٹ و اسلامک ریسرچ انسٹی ٹیوٹ اسلام آباد۔
صفحات: ۱۶۶۔ قیمت: ۱۵۰ روپے۔

ڈاکٹر چھاپڑا اسلامی معاشیات کے ماہر و محقق کی حیثیت سے علمی حلقوں میں خاصے معروف ہیں۔ ان کی انگریزی تصانیف اسلام کا معاشی نظام (۱۹۷۰) ایک منصفانہ زری نظام کی جانب (۱۹۸۵) اور اسلام اور معاشی چیلنج (۱۹۹۲) معاشی افکار کے میدان میں راہ نما اور راہ کشا کی حیثیت رکھتی ہیں۔

زیر نظر کتاب بھی اسی سلسلے کی ایک اہم کڑی ہے جس میں مصنف نے بڑے وسیع تناظر میں معاشی ترقی کے مختلف نظریات کا تجزیہ کیا ہے۔ عدم مداخلت کے کلاسیکی نظریے 'سوشلزم 'فلاحی ریاست اور آزاد معیشت کے نو کلاسیکی تصورات کے تحت ظہور میں آنے والے ترقیاتی نمونوں پر فکر انگیز بحث کرتے ہوئے 'چھاپڑا صاحب نے حیات و کائنات کے بارے میں ان نظریات کی مادہ پرستانہ بنیاد پر بھی کلام کیا ہے اور واضح کیا ہے کہ مادہ پرستانہ سوچ نے اعلیٰ اخلاقی اقدار سے انسان کے معاشی عمل کو بے نیاز کر کے جس ڈگر پر ڈال دیا ہے 'اس سے انسانی خوشحالی کا ایسا ماحول کبھی وجود میں نہیں آسکتا جو ظلم و استحصال سے پاک ہو اور جہاں ترقیاتی عمل کے ثمرات کی تقسیم عدل و انصاف کی بنیاد پر ہو۔